تعلیمی نصاب میں تبدیلیاں اور امریکی کمیشن کی رپورٹ

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

تعلیم قوموں کی تہذیب وتربیت کی اساس ہوا کرتی ہے۔ ماں کی گود کے بعد درس گاہیں قلم اور کتاب کے ذریعے تحصیلِ علم کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ درس گاہوں ہی میں ناپختہ ذہن، پختگی کے مراحل سے گزر کر شعور ودانش کی منزل تک پہنچتا ہے۔ اوائل عمری میں جو نقوش طالب علم کے ذہن پر ثبت ہوتے ہیں۔ اُن کے اثرات عملی زندگی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ قوموں کے مستقبل یعنی نسلِ نو کو بگاڑنے اور سنوارنے میں تعلیمی نصاب کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارا تعلیمی نصاب پاکستان کے قیام سے اب تک تجربات کی بھٹیوں ہی سے گزر رہا ہے۔ ہر سال سرکار بیرونی امداد دہندگان کی مشروط امداد کے نتیجے میں نصابِ تعلیم میں نت نئی تبدیلیاں کرتی ہے۔ ان تبدیلیوں کے پیچھے مخصوص لابیوں کا کیا کردار ہوتا ہے؟ اس کا اندازہ حال ہی میں ایک امریکی ادارے ''کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی'' (USCRIF) کی پاکستان سے متعلق رپورٹ پڑھنے کے بعد ہوا۔ USCRIF محکمہ داخلہ سے الگ اور جداگانہ حیثیت کا حامل ایک ادارہ ہے۔ یہ امریکی کانگرس کا تشکیل کردہ، خود مختار اور دو پارٹیوں پر مشتمل ایک حکومتی مشاورتی ادارہ ہے جو عالمی سطح پر مذہبی آزادی پر نظر رکھتا ہے اور صدر، وزیر داخلہ اور کانگریس کو حکمت عملی کے بارے میں سفارشات پیش کرتا ہے۔'' جس کی پاکستان کے تعلیمی نصاب کے بارے میں تیار کردہ رپورٹ ادارے کی ویب سائٹ W W W . U S C I R F . G O V پر اُردو اور انگریزی میں پڑھی جاسکتی ہے۔ جس کا عنوان ہے: ''پاکستان میں عدم برداشت کی تدریس: سرکاری سکولوں کی نصابی کتب میں مذہبی تعصب۔'' یہ رپورٹ مذکورہ ادارے (USCRIF) کے لیے ایک پاکستانی این جی او ''پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اسلام آباد'' نے تیار کی ہے۔ جس کے مرتبین فاؤنڈیشن کے صدر اشفاق حسین اور اِسریٰ شفیق ہیں۔

رپورٹ کے مطابق: ''اس تحقیق کا مجموعی مقصد اس بات کا تعین کرنا ہے کہ پاکستان کی نصابی کتب میں کس حد تک منفی، دقیانوسی تصورات اور مذہبی اقلیتوں (عیسائیوں، ہندوؤں، احمدیوں، سکھوں، اور یہودیوں) کے متعلق متعصّبانہ عکاسی موجود ہے۔ یہ تحقیق سرکاری سکولوں کی نصابی کتب میں عدم برداشت اور تعصب کے موجود واقعات کا تجزیہ ہے۔ تاکہ نصاب میں مذہبی تعصب کو ختم کرنے میں پاکستان کی پیش رفت کا تعین بھی کیا جائے۔'' کمیشن کے مطابق: ''اس مقصد کے لیے چاروں صوبوں سے کل 78 کتب کا مطالعہ کیا گیا۔ ان میں جماعت پنجم تا دہم کی اردو، اسلامیات، مطالعہ

پاکستان، معاشرتی علوم اور تاریخ کی کتابیں شامل تھیں۔ 78 کتب میں سے 24 کتب میں 70 مذہبی عدم برداشت کے ثبوت پائے گئے ۔ رپورٹ کے مطابق: سرکاری سکولوں کی نصابی کتابیں جو 41 ملین سے زائد بچوں تک پہنچتی ہیں، وہ مذہبی اقلیتوں کے بارے میں منفی اور دقیانوسی انداز میں تصویر کشی کرتی ہیں۔ تاریخی اعتبار سے درسی کتب میں مذکورہ مواد کا اہم محرک حب الوطنی اور قوم پرستی کا احساس پیدا کرنا اور قیامِ پاکستان کے مقاصد میں تقسیم سے قبل متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں کی مسلمانوں سے مبینہ دشمنی، مسلمانوں اور انگریزوں کی عیسائی نوآبادیاتی طاقت کے درمیان کشیدگی کو اجاگر کرنا ہے۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ تمام جماعتوں کی نصابی کتب میں بار بار اُبھرتا ہوا جنگی (جہادی) رجحان پایا جاتا ہے اور جنگوں کے ہیروؤں کی ستائش پر بہت زور دیا گیا ہے، خاص طور پر سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر مشہور 17 حملوں اور محمد بن قاسم کی سندھ کی فتح کو بہت فخر کے ساتھ ہر نصابی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ بھارت کے ساتھ جنگوں پر زور اور امن اقدامات کی مثالوں کو بڑی حد تک نظر انداز کیا گیا ہے اور تنگ نظری اور قوم پرستانہ انداز نمایاں ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے تمام نصاب تعلیم میں اقلیتوں کے عقائد اور روایات کے بارے میں عدم برداشت کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔'' نصابی کتب میں موجود اس مواد کو کمیشن ختم کرانا چاہتا ہے۔ تاکہ دو قومی نظریے کی بنیادوں ہی کو مسمار کیا جا سکے۔

امریکی کمیشن کی یہ رپورٹ درحقیقت ہمارے تمام نصاب تعلیم کو یکسر بدل کر ایک ایسے نصابِ تعلیم کے رائج کرنے کی خواہش ہے کہ جس میں ہندوؤں، عیسائیوں، قادیانیوں اور دیگر مذاہبِ باطلہ کے بے بنیاد عقائد کا تذکرہ نہ ہو۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''عیسائی مشنریوں اور پادریوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں، ہندوؤں کے مسلمانوں پر مظالم، 1857ء کی جنگ میں ہندوستانی عوام پر انگریزوں کا جبر وتشدد، موجودہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالتِ زار، یہودیوں کے ہاتھوں فلسطینیوں کی نسل کشی کو نصاب کا موضوع نہ بنایا جائے۔'' اس رپورٹ کے مرتبین جہاد کو فساد اور عدم رواداری کا مترادف سمجھتے ہیں۔ اس لیے جہاد کے متعلق مواد کو نصاب سے خارج کرنے کی تجویز دیتے ہیں۔ پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا وفد اپنی تجاویز پر عمل درآمد کے لیے اعلیٰ حکومتی عہدیداروں، محکمہ تعلیم کے افسران تحریک انصاف کے مشیر اعلیٰ کے ساتھ مل چکا ہے۔ رپورٹ میں ایسے اعداد و شمار بھی موجود ہیں کہ حکومت کمیشن کی قبل ازیں پیش کردہ سفارشات پر نصاب میں اب تک بہت سی تبدیلیاں بھی کر چکی ہے۔ یہ صورت حال ہمارے نظریاتی تشخص اور قومی شناخت کو منہدم کرنے کے اقدامات اور کوششوں کا عملی ثبوت ہے۔

مکالمہ، برداشت اور رواداری سے مسلمانوں نے کبھی انکار نہیں کیا ،لیکن اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ

معاملہ کچھ اور ہے۔کمیشن کے کارپرداز مسلمانوں سے اُن کے تشخص، شناخت اور پہچان کو چھین لینے کے درپے ہیں۔وہ مسلمانوں کو اُن کے اِیمان اور عقائد ہی سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔اسی لیے رپورٹ میں دیگر مذاہب پر اسلام کی افضلیت کو نصاب میں شامل کرنا، ناپسند کیا گیا ہے۔حالانکہ ہمارا اِیمان ہے کہ جس دین کو اللہ نے اپنا پسندیدہ دین قرار دیا ہے۔وہ اسلام ہے۔اب ہم اس عقیدہ سے کیسے دستبردار ہو سکتے ہیں؟ نصاب میں اسلام کو دِینِ فطرت لکھنے پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔اِن حضرات کو غازی علم الدین شہیدؒ کا تذکرہ اور راجپال کا واقعۂ قتل بھی گوارا نہیں ہے۔طاغوت من پسند نظام کے ذریعے ایک ایسی آزاد خیال اور جدت پسند (پروگریسو) نسل تیار کرنا چاہتا ہے جو ظاہری طور پر مسلمان ہو، مگر اپنے ماضی سے لاتعلق، اسلامی تہذیب وروایات سے ناآشنا اور غیرتِ دینی سے عاری ہو، جو جہاد کے نام سے خوف کھائے، امت مسلمہ کے تصور کو رُجعت پسندی اور مکہ ومدینہ کی بجائے واشنگٹن اور لندن کو اپنا رُوحانی مرکز سمجھے۔مشرک ثقافتوں اور عذاب یافتہ کھنڈروں کو اپنا ورثہ وسرمایہ سمجھے۔جنابِ والا! ہم اوّل وآخر مسلمان ہیں۔ہماری شناخت اور پہچان اسلام ہے۔دنیا چاہے کچھ کہے، ہم اللہ ورسول کے احکام کے پابند ہیں۔ہمارا نصاب ہماری اسلامی عقائد واقدار کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔بیرونی قوتوں کی نامعقول تجاویز اور بے بنیاد رپورٹوں کو مسترد کرنے میں ہی ہماری آزادی وخودمختاری مضمر ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم کی مثلث استاد، طالب علم اور نصاب کو دینی تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔جیک اینڈ جِل اور ہمپٹی ڈمپٹی کی نظموں کی بجائے قرونِ اولیٰ کے خلدمکان صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات ہمارے نصاب کا لازمی جزو ہوں۔صرف روزگار کے لیے لارڈ میکالے کی نسل کی بجائے حیاتِ دائمی کی کامیابی کے لیے باعمل مسلمان تیار ہوسکیں۔رپورٹ کے مطالعہ سے یہ انتہائی تشویشناک امر بھی سامنے آیا ہے کہ اس رپورٹ کو تیار کرنے والی این جی او پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہمارے اکثر بڑے دینی مدارس میں بلا روک وٹوک ورکشاپیں منعقد کر رہی ہے اور رکمیشن کی رپورٹ کے مطابق یہ این جی او اَب تک دینی مدارس کے گیارہ ہزار اَساتذہ، ائمۂ مساجد اور علماء کی تربیت یعنی انہیں ''رواداری اور برداشت'' کا دَرس دے چکی ہے اور یہ سلسلہ تا حال مسلسل جاری ہے۔گویا نہ صرف سرکاری تعلیمی اداروں، بلکہ دینی مدارس کے نصاب میں بھی من پسند تبدیلی کے لیے برین واشنگ کی جارہی ہے۔مذکورہ این جی او کے تحت دینی مدارس کے نصاب کے بارے میں بھی ایک رپورٹ مرتب ہوچکی ہے۔وفاق المدارس کے اربابِ اختیار کو اِس معاملے میں فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔تاکہ بروقت کارروائی کر کے اپنے دینی عقائد اور اسلامی اقدار کو اَیسی بے بنیاد اور نامعقول رپورٹوں سے گزند پہنچنے سے بچایا جاسکے۔